دھوکا

ایک عُقاب اور ایک اُلّو میں دوستی ہو گئی۔ عُقاب بولا:
بھائی اُلّو، اب میں تمھارے بچّوں کو کبھی نہیں کھاؤں گا۔ مگر یہ
تو بتاؤ اُن کی پہچان کیا ہے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی دُوسرے
پرندے کے بچّوں کے دھوکے میں میں اُنھیں ہی کھا جاؤں۔"
اُلّو نے جواب دیا" بھلا یہ بھی کوئی مُشکِل بات ہے۔ میرے
بچّے سب پرندوں کے بچّوں سے زیادہ خوب صورت

ہیں - اُن کے چمکیلے پر دیکھ کر تُم اُنھیں ایک ہی نظر میں پہچان لو گے - اور ۔۔۔"

عُقاب نے اُلّو کی بات کاٹ کر کہا "بس بس - میں سمجھ گیا۔ اب میں کبھی دھوکا نہیں کھا سکتا - مگر بھائی ہر بات کو پہلے ہی پُوچھ لینا اچھّا ہے - پھر پچھتانے سے کُچھ نہیں ہو سکتا - اچھّا، خُدا حافظ - پھر ملیں گے۔" یہ کہہ کر عُقاب اُڑ گیا۔

دُوسرے دِن عُقاب شِکار کی تلاش میں اِدھر اُدھر اُڑ رہا تھا تو اُسے ایک اونچے درخت کی شاخ پر کِسی پرندے کا گھونسلا نظر آیا۔ گھونسلے کے اندر چار پانچ کالے کلوٹے بد شکل بچّے موٹی اور بھدّی آواز میں چوں چوں کر رہے تھے - عُقاب نے سوچا "یہ بچّے میرے دوست اُلّو کے ہرگز نہیں ہو سکتے - کیوں کہ نہ تو یہ خُوب صُورت ہیں اور نہ ان کی آواز میٹھی اور سُریلی ہے۔" یہ سوچ کر عُقاب نے اُن بچّوں کو کھانا شرُوع کر دیا - وہ قریب قریب سب بچّوں کو کھا چُکا تو اُلّو اُڑتا ہُوا آیا اور شور مچا کر بولا "ارے تُم نے یہ کیا کیا؟ یہ تو میرے بچّے تھے۔"

عُقاب گھبرا کر اُڑ گیا - ایک چمگادڑ نے جو پاس ہی اُڑ رہی تھی، اُلّو سے کہا "اِس میں عُقاب کا کوئی قصُور نہیں - ساری غلطی تُمھاری ہے - جو کوئی کِسی کو دھوکا دے کر اپنی اصلیّت چھپانے کی کوشش کرتا ہے اُس کا یہی انجام ہونا ہے۔"